جلد ۱۱ | بمبئی ۔ دوشنبہ ۱۴ صفر المظفر سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۹ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء | نمبر ۱۳

مقدمۃ الجیش

خدا کرے کہ مشکل آسان ہو

انجمن اسلام بمبئی کو خدا روز افزوں ترقی عنایت کرے۔ کبھی کبھی اسکو ہمارے ہندی حاجیوں کی بیکسی پر ترس آ جاتا ہے ماہ گذشتہ میں پہلے ہی یہ انجمن گورنمنٹ بمبئی کو توجہ دلا چکی ہے اب پھر کمربستہ ہوئی ہے۔

چنانچہ عرضی مفصل حالات اور قوی دلائل کے ساتھ تیار کر لی ہے۔ کل (دوشنبہ) کو دن کے پانچ بجے (شام) عام جلسہ میں عرضی کا مسودہ پڑھ کر سنایا جائیگا۔ بعد منظوری حضور گورنر بہادر کی خدمت میں بھیجا جائیگا۔ اس جلسہ میں ہر مسلمان شریک ہو سکتا ہے۔

سچے کا بول بالا جھوٹے کا منہ کالا

پیش امام صاحب مسجد نوی المنارہ بمبئی (جو ایک اعلی درجہ کے ادیب ہیں) اپنے خطبہ میں اسلام کی حقیقی تعلیم (کہ در آفرینش زیک جوہر اند) کا اظہار کر بیٹھے۔ یعنے رسومات محرم کی بابت یہ لکھدیا کہ یہ ہمارے شیعہ بھائیوں کی خصلت ہے مسلمانوں کو بچنا چاہیے بس اتنا کہنا غضب ہو گیا۔ بھائی شیعہ ... گئے اسلیئے گلی کرنا چاہتے ہیں۔ درویش ... کے منبر اول سے عزارہ کرنا چاہتے مگر پھر بھی توبہ قابل قبول نہیں بلکہ دائرہ اسلام سے خارج۔ واعظ لکھنوی (جو ہیں) خود بدرا بنا بیا ہی کیلئے آتا میل ہیبت تھا وہ خود درشتگی کے ساتھ کفر کفر پکار اٹھا کہ ابھی وہ نہیں کی بابا پر بارش ہو گئی۔ اسکا جواب

گلی کوچوں میں چرچا

ہو گیا۔ مسجد کے متولیوں میں کسی خانگی وجہ سے ناچاقی تھی یا بعض متولی خاص طور پر امام صاحب سے رنجیدہ تھے اونہوں نے ہدایت الرسول کو باڑہ پر چڑھا دیا۔ بس پھر کیا تھا جو واعظ لکھنوی آپے سے باہر ہو گیا۔ فتوی کی تجویز ٹھہرا خود تو الف کے نام بھالا نہیں جانتا۔ عربی خطبے کو متعلق رائے زنی کرتا اور وہ بھی اوسی زبان میں کہ فرمانا کچھ خالہ جی کا گھر نہیں تھا۔ آخر لکھنوی صاحب تلاش کرکے گئے مولانا ... قلیلا کے پورے عامل تھے (باقی آیندہ)

نوٹ۔ اس جلسہ کے متعلق ہمارا ارادہ بہت کچھ کہنے کا تھا مگر اب ضرورت نہیں معلوم ہوتی کیونکہ تمام صاحبی حاجی میں شامل ہونے کو ... کافی ... دل

نکل بھاگا نکل بھاگا بھگوڑا تھا نکل بھاگا

لیجیے بصدحسرت ترکی تمام شد ہمارے توبہ بھولے ترکا نیت کیا وہ تو پوری لغیابیٹ ہی ہیں کیونکہ خاص ایشیا ئیت قول مردان جان دارد برجان قربان کئے بیٹھی ہے بشرطیکہ ایشیائی اس زمانہ کا خاندانی ہو۔ اور اگر چاندانی خاندانی ہوا تو اوسکا کہنا ہی کیا۔ اوسکی کیا اوسکے پڑوسیون تک کی بلا دور۔ ناک کی سہی مت کان کٹے مبارک۔ بچکانا گہرا ان بیٹھے۔ بوند پڑی اور پھسل گئی۔ ہان تو بجائے ترکی تمام شد کے یون خیال کر لینا چاہیے طبلے کی گمک تمام شد۔ ڈھولک کی کڑک تمام شد۔ ڈھول کی دھمک تمام شد۔ سارنگی کی رون رون تمام شد۔ اور اوسکی کھونٹیون کی چون چون تمام شد۔ یا گویہ کہ اکی دم آواز ہی کر کا نون کو بہائے دیتی تھی اور بالیپ تھے شرہی کھو رہے کے شرپیٹے لگے جھینسا گھر مین رنڈ رونا روئی کہ کوئی مرد ہے تو آسکے میرے گہر چہ بکہ درست تھاپون کے آگے نہ کانون تو پھر دو مرتبہ تانسین خان کا نام۔ ایسے مردمیدان کوئی اور ہو تو گو علمائیون کے مجمع مین اپنی راگ راگنی کا جوہر خاک مین ملا دین۔ اگر کسیکو ہمارے دعوے اوستادی کی تصدیق یا اس فن شریف کی باریکیان معلوم کرنی ہون تو ہماری کوٹھری مین آ کر ہم دو دو سوال جواب کے لئے مستعد ہین۔ ارے واہ رے گیگی لے کے ڈھاڑی تیرا منہ ہی میٹھے منہ کی کھا کر غرانا تیرا ہی کام ہے (باقی دارد)

واعظ لکھنوی ذہر منہ کی کھائی

ہدایت الرسول بریلوی ایڈیٹر لکھنوی کو خدا جانے کبھی غیرت بھی آتی ہے یا نہیں۔ یا یہ اُن مردون کا مرد ہے جنہون نے یہ سمجھ لیا ہے غیرت پردگی است کہ پیش مردان بیاید۔ اگر اوسکو اپنی ہر سب زبانی پر گھمنڈ ہے تو چاہیے کہ اپنی بات پر قایم رہے۔ اور جو کچھ منہ سے نکالے وہ سب پڑہے لکھون کے سامنے ثابت بھی کرے یہ بھی کوئی انسانیت اور شرافت ہر کسی بھلے سنی اور کٹر مسلمان کو ذراسی بات پر محض اپنی جاہلانہ طلبیت کا فر ثابت کرنے کا دعوی کرے۔ اور جب بھری مجلس مین دعوے کی دلیل طلب کیجائے تو ایسا منہ پھیر جائے کہ گویا کچھ لگا وہی نہیں اور جب وہ موقعہ نکل جائے تو پھر وہی پہیرن پر تاؤ دیکر اپنے جاہل معتقدون پر اپنی عظمت کا سکہ بٹھانے کے لئے داڑھی کو نوچ نوچ کے کہے کہ آ جائے کوئی میرے سامنے۔ سخت حیرت کا مقام ہے کہ ایک خوش سورت مین مولوی غلام محمد کے مقابلہ مین آپ نے منہ کی کھائی۔ علمی مباحثے کی تقریر کیلئے اُس طرف سے بہت کچھ اصرار کیا گیا مگر ہدایت الرسول نے پچھہ پر ہاتھ ہی نہ دھرنے دیا۔ اور جب موقعہ نکل گیا تو پھر ایک اشتہار نکال کر اڑا دیا کہ ہے کوئی مرد تو آ جائے میرے سامنے۔ اسکی اس ناشایستہ حرکت سے اس کے بہت سے معتقدین فرنٹ ہو گئے اور یہ سمجھ گئے کہ بس دور کے ڈھول سہانے کا مضمون ہے۔ بدزبانی۔ لفاظی۔ شیخی جو کچھ ہو زبانی جمع خرچ ہے علمیت کی ہوا بھی نہیں لگی۔ ہم تو سمجھے تھے کہ بندہ خدا اب کچھ سمجھ گیا ہوگا

یوروپین ہر طرح اول نمبر ہین

یوروپیون کو تو یہ دعوی ہے کہ ایمانداری راستگفتاری۔ خوشعاشگی مین گوری چٹی قوم کالی کلوٹی قوم سے لاکھ درجہ افضل ہے۔ دیسیون کو یہ دعوی ہے کہ ساتھ ہی اس افضلیت کے بدمعاشی بددیانتی مکاری جعلسازی مین بھی یوروپین ہی لاکھ درجہ افضل ہین۔ دیسی لوگ بدمعاشی کرنے مین کچھ کسر تو نہین اوٹھا رکھتے مگر وہ صفائی وہ ڈھٹائی وہ چشم نمائی کہان سے لائین۔ ہان تو یہ حال ہے کہ آنکھ کا کاجل اوڑا لین۔ اور اگر کوئی بدگمانی کرے تو جوتیون سمیت آنکھون مین گھسین۔ ایک یوروپین جعلساز نوکرون کے کروڑون روپے کھا گیا۔ ایک تجارتی کمپنی نشارن اینڈ گلوب فنانس کارپوریشن کا فرضی نام قایم کرکے دونون دونون ہاتھون سے یوروپین رئیسا کا روپیہ سمیٹنا شروع کر دیا۔ آخر پردہ کو رہا کاٹتا ہے کوئی صاحب بہادر تاڑ گئے۔ اور بھانڈا پھوٹا کر اس جوبندی کی ہوا لگا دی جب وہ قانونی پنجہ مین پھنسکر عدالت مین پیش ہوا۔ تو سر عدالت زہر کھا کے قانونی شکنجہ سے صاف نکل گیا۔ یعنے ختم کم جہان پاک کا مضمون ادا کر دیا۔ اب اسکے جوڑ دن کی جانچ پڑتال شروع ہوئی کہ بیران میسر مدہ مریدان می پرانند کی تہ کو ٹٹولا جائے۔ ایسے طرح کی تفصیل دیکھی گئی تو عجیب طرز کھلا یعنے اوسنے چند دیسیا پڑیڑ دلکا کا ٹھہرا لیا تھا۔ جنکا سلک یہ ہے مردہ بہشت مین جا رہا یا دوزخ مین اپنا حلوہ مانڈہ ہو۔ چنانچہ فرضی کمپنی کے کہاتہ مین ایڈیٹر دیکھو

حو دلفو ترلانا ہے تو بہ زبگا گر تو بہ جہات کا مدہ کہان جاتا ہے آخر بیئی مین دوبارہ خفت اوٹھانی پڑی۔

یہاں سے ہٹتے نہیں آگے بڑھتے نہیں

مقام عابہ علاقہ عقبہ پر جو ترکی فوج جمائی ہوئی ہے۔ اوسکے متعلق بعض انگریزی اخبارو نے بڑے ہی حاسدان اسلام کا دل تو خوش کر دیا۔ بڑے وہڑتے کے ساتھہ یہ لکھہ مارا کہ آخر ہم جو سمجھے بیٹھے تھے وہی ہوا لیجئے سلطان المعظم کی یہ ایک پولیٹیکل چال ہے۔ اونہون نے موقعہ خالی پاکے دفعۃً فوج چڑھادی۔ اگر کسی سلطنت نے توجہ کی تب تو وہان مورچہ بندی مستقل کر دیجائیگی اور اگر کسیطرف سے ڈانٹ ڈپٹ ہوئی۔ تو فوجکا رُخ پھیر دیا جائیگا۔ چنانچہ اونہون نے مخالفین کے جوش کا اندازہ کرکے اپنے ارادہ کی باگ موڑ دی ہے۔ ایک اخبار نے تو گویا ترکی کا خاکہ اوڑانے کے لئے بنیاد ڈال دی ہے۔ اب اور اخبارات بھی اپنی جودت طبع ایک عرصہ تک دکھاتے رہینگے اور ترکی سلطنت پر قہقہے اوڑاتے رہینگے۔ اس سے غالباً عام طور پر انکا مقصد یہ ہوگا کہ ہندی مسلمانون کی نگاہون مین ترکی سلطنت ضعیف ثابت ہو لیکن وہ یہ نہین سمجھتے۔ کہ ترکی سلطنت ضعیف ہو یا قوی۔ مسلمانون کو جو روحانی تعلق اعلیٰحضرت ظل سبحانی خلیفۃ المسلمین سے ہے۔ اوس مین کمی بیشی نہین ہوسکتی۔ کیونکہ ہند کے تمام مسلمانون کا تعلق اسلامی سلطنت سے ہے۔ اور اس مین جبھی ضعف ہوگا کہ ہمارے اسلام مین ضعف واقع ہوگا صرف یہ غرض ہمارا منشا اور ہم کو بھروسہ

اسلامی حکام سے بڑی پروا

فاسق فاجر ہو جائین لیکن خدا اچھا ہے اس روحانی تعلق مین ہرگز ہرگز ضعف واقع نہین ہوسکتا۔ پہر انگریزی اخبارات کو ایسی پولیٹکل فرضی تحریرون سے کیا نفع حاصل ہوسکتا ہے۔ علاوہ اسکے یون بھی اون کا جادو نہین چل سکتا کہ گورنمنٹ کے فیضان اور اسکی آزادی کی برکت سے عربی اخبارات بالعموم ہندوستان کے مختلف حصون مین پہنچتے رہتے ہین۔ اور اسلامی اخبارات اون کا ترجمہ یا لب لباب عام ہندوستان مین پھیلاتے رہتے ہین۔ عربی اخبارات کے مقابلے مین انگریزی اخبارات کی کون مان سکتا ہے کہ جن کے رپورٹر شراب کے جھونٹون مین اپنی ڈیوٹی پوری کرتے رہتے ہین۔

ہم بڑے زور کے ساتھہ اس طوفان بے تمیزی کی تردید کرتے ہین کہ ابھی تک ترکی فوج وہان سے نہین ہٹی ہے۔ اور نہ ہٹے گی۔ کیونکہ ترکی اعلیٰ افسر صاف سُنا چکا ہے۔ کہ تم ناحق تاک جہانک مین اپنا وقت ضایع کرتے ہو۔ ہم یہان سے ہٹتے نہین اور آگے بڑھتے نہین۔ کیون کہ یہہ مقام ہمنے توسیع حجاز ریلوے اور زائرین عتبات عالیات کی آسایش کے لئے تجویز کیا ہے لہٰذا ہم یہان سے کسیطرح نہین ہٹ سکتے۔

یورپین نقب زنی

ہندوستان کی خراب آب وہوا کا اثر یوروپین بہادرون مین بھی سما گیا ہو ہاتھہ کی صفائی بلکہ چوری اور سینہ زوری کا سین تو کئی صاحب بہادر دکھا چکے تھوڑا ہی زمانہ ہوا کہ بمبئی کے گھوڑ دوڑ کے میدان مین ایک ولایتی بہادر نے اپنا کمال دکھایا تھا۔ اسکے بعد کلکتہ کی ٹرام سے مین ایک صاحب بہادر نے جوہر دایت دکھایا۔ خیر یہ تو بالائی کارروائی تھی۔ باقاعدہ کیس کسی صاحب بہادر سے سرزد نہین ہوا تھا۔ یہ بھی خبر اس ہفتہ مین پہنچ گئی۔ چنانچہ مسٹر کرسنداس چھبیلداس ناگ مجسٹریٹ (بمبئی) کے اجلاس مین چار گورے ملاح پیش کیے گئے سٹیمر آتھونیا سے نکل کر جو ہون نے کنارہ کی ہوا کھائی تو اونہین ٹھگ جہازی کی سوجھی نگر باکٹ خالی تھی آدھی رات کو نمبر بنشل بارو واقع فریرروڈ مین پہنچے کاریگری کے اوزار ساتھہ تھی نقب زنی کرکے اندر گھس گئے۔ پہلے تو اونہون نے چند بوتلین وسکی شراب کی اڑالین۔ اسکے بعد ادہر اودہر بہانپا تو ایک فونوگراف پسند آیا جہاز مین رنگ جماکر لطف اوٹھانیکے لئے اوسکو بھی اوٹھالیا اور چلتے ہوگئے۔ اسکے بعد دریائی ہوا خوری کی سوجہی۔ کشتی پر سوار ہوئے جب گہرے پانی مین پہنچے تو ایک صاحب بہادر نے کشتی بان کو سمندر مین ڈھکیل دیا۔ اور کسی کشتی کے ذریعے اسکی جان بچی۔ پولیس مین اطلاع ہونے پر چارون پکڑے گئے۔ تین مجرمون کو چار چار ماہ قید سخت ۵۰-۵۰ روپیہ جرمانہ اور چوتھے کو دو ماہ قید سخت

دیوبند کے دیو لڑکا اڑا لے گئے

دیوبند کی بابت اکثر کا یہ خیال تھا کہ یہاں پہلے دیو زاد کی بستی تھی کسی کامل نے ان سبکو باندھ ڈالا - اور اسکے بعد انسان آباد ہوگئے یہ باتیں اگرچہ پرانے خیالات کی ہیں مگر فروری میں جو واقعہ گذرا ہے وہ نہایت ہی حیرت فزا ہے (در دروغ برگردن راوی) دیوبند میں دو بنگالی نوعمر لڑکے حصول تعلیم کے لئے مقیم تھے - ایک رات کو انمیں سے ایک لڑکا غائب ہوگیا - دوسرا لڑکا کئی روز تک تلاش کرتا پھرا - کہیں پتہ نہ لگا - عام طور پر اسکا چرچا بھی ہوگیا لوگوں نے خیال کر لیا کہ لڑکا ذرا سا ازلا سلونا تھا کوئی جن اس کا شوقین لے بھاگا ہوگا - کئی روز بعد وہ لڑکا پھر اپنے ساتھی لڑکے کے پاس آیا اسنے بیان کیا کہ حالت خواب میں مجھکو چند آدمیوں نے اوٹھا لیا - اور غبارہ میں بٹھا کے لے اوڑے - پھر خدا جانے کہاں اوتارا - وہاں کی زمین میں بیشمار جواہرات پڑے ہوئے تھے ایک پری پیکر آئی - اور اظہار عشق کرنے لگی مگر سوائے گریہ وزاری کے میں نے اوسکی بات کا جواب تک نہیں دیا اور بولا تو یہی بولا کہ مجھکو میرے گھر پہنچا دو - انہوں نے اس وعدہ پر پہنچانے کا وعدہ کیا کہ اس واقعہ کے متعلق ایک لفظ بھی کسی کے سامنے نہ نکلے - چنانچہ وہ مجھکو سہارنپور کے جنگل میں اوتار گئے پھر وہ دونوں لڑکے ڈر کے مارے دیوبند سے نکل بھاگے اور ...

حیرت خیز واقعات

کا ظہور ہوا - ایک روز وہی لڑکا مطالعہ میں معروف تھا - کہ یکایک چلا اوٹھا خدا کیلئے مجھے بچاؤ وہی لوگ مجھے پکڑنے آئے ہیں - جب لوگ اوس لڑکے کو گھیرے میں لیتے تو پھر وہ لڑکا منہہ بسورنے لگتا تھا ایک رات کو دونوں لڑکے کمرہ میں سو رہے تھے - یکایک قریب کی مسجد سے چند آوازیں آئیں - وہی لڑکا سویرا سمجھکے باہر جانے کو مستعد ہوا - دوسرے لڑکے نے روکا کہ ابھی بہت رات ہے - وہ نہ مانا اور باہر نکل آیا - اوس کے نکلتے ہی کسی نے باہر سے دروازے کی کنڈی بند کر دی - یہ لڑکا باہر بلبلاتا - اور غل مچاتا رہا - کہ دیکھو وہ پھر تو وہی بلاہے - مجھے کھینچے لئے جاتی ہے خدا کے لئے کوئی مجھے چھڑائے - اندر وہ لڑکا اوسکی کمک کے لئے پھڑپھڑا رہا تھا - مگر دروازہ بند ہونے سے مجبور تھا -

شور وغل سنکر پڑوس کے کئی آدمی باہر نکل آئے - اور دروازہ کی کنڈی کھولی - لڑکے نے باہر نکل کر ماجرا بیان کیا - اور پھر لڑکے کو تلاش کیا - تو پتہ ندارد

ان دونوں لڑکوں میں ماموں بھانجوں کا رشتہ ہے غائب لڑکے کی ابھی تک تلاش جاری ہے - خدا جانے اوسے زمین نگل گئی یا آسمان نے کھینچ لیا -

پولیس کو گھبرا دیا

بنگالی مانس بھی ہیں بلا کے پتلے - اونہیں جب شرارت بھی سوجھتی ہے تو ایسی سوجھتی ہے کہ جو سنے ہمہ تن انگشت بدندان ہو جائے - چنانچہ یکم اپریل کو یعنی مذاق اڑانے کے لئے کسی بنگالی نے ایسی موسم کی خشکی اڑانے کے لئے ہٹ مائل بقول مچ گئی - کسی بابو صاحب نے ۳۰ مارچ کی شام کو عام سڑکوں پر اسمضمون کے اشتہارات چسپاں کر دئے کہ کل یہاں (مقام راجشاہی) بڑا بھاری جلسہ کیا جاویگا اور اوسمیں سودیشی جوش کا دل بادل دکھایا جائیگا - کلکتہ کی کانفرنس کے چند لیڈر خفیہ طور پر یہاں وارد ہو چکے ہیں - جلسہ کی شرکت کے لئے ٹکٹ سکرٹری سے ملینگے - اوسکی پشت پر جلسہ کا وقت بھی لکھا ہوا ہے - عام طور پر ظاہر نہیں کیا جا سکتا -

اس بیوقت کے راگ نے پولیس کو گھبرا دیا - بیچاری دن بھر اور رات بھر کمر بستہ تلاش کرتی پھری کہ کدھر جلسہ ہے - کدھر طوفان بے تمیزی کا مواد پختہ ہو رہا ہے -

پولیس نے سودیشی سکرٹری کی خانہ تلاشی بھی کر ڈالی - مگر دھوکا کیا رکھا تھا - رات بھر جگہ جگہ سنگینوں کا پہرہ قائم رکھنا پڑا - صبح کو حال کھلا - یہ تو اپریل فول کا شگوفہ تھا - پولیس بڑی خفیف ہوئی حکام بہت جھنجھلائے مگر کرتے کیا -

سن چھ کی پوچھ گا

یہ قاعدہ کی بات ہے ہر کہ آمد عمارت نو ساخت اپنی یادگار قایم کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی وہودات ایسی کر بیٹھتا ہے کہ اوس کے فوت ہو جانے پر لوگ اوسکو ہمیشہ نہیں تو عرصہ دراز تک ضرور یاد کرتے رہیں۔ چنانچہ سنہ ۶ نے بھی اپنے کرشمے دکھانے شروع کر دئے۔ اور سلطنتوں کو تو جو کچھ دکھایگا دکھایگا۔ ہمیں تو اسکا افسوس ہے کہ اسنے ہماری سرکار بہادر کی طرف رخ کر دیا۔ ناتال کے دیسی چرامی والوں کی کھال میں خدا جانے کس بادر کا بھس بھر دیا ہے کہ وہ گھے کپنے کی طرح اوچھلنے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سیاہ بختوں کو مڑا السوال کی باغی مردوں نے اونگلا دیا۔ اور جس وطن میں وہ غارت ہوئی ہیں۔ وہی وطن اونکی کھوپڑی میں بھر دی۔ یعنی غیر ملکیوں کو اپنے ملک سے نکال باہر کرنا۔ اس خبط کو تین ماہ کے قریب ہوئے ہماری بہادر فوج کی دفعہ بڑی زور کے ساتھ گلف کر چکی ہے۔ پہلی مرتبہ تو ہماری فوج سفاہیگی و تہذیب کی جان کو رو رو تے رو تے سٹ پٹا گئی تھی۔ مگر پھر جو اونے اترانا دکھایا۔ تو کالے ناسوں کی چڑی اودھیڑ دی۔ اور اسکے بعد بھی اوپر تلے کئی رگڑے جمائے۔ مگر پھر خدا جانے کیا بلی چھینک گئی یا کتا بھنبھرا کاٹ گیا۔ کہ ان موذیوں بد تہذیبوں نے ہماری بہادر فوج کو آڑے ہاتھوں لے ڈالا۔ مقام گرے ٹاؤن (ناتال) کا سرکش باغی بمباٹا اپنے کثیر التعداد حواریوں کے ساتھ برابر گرا اودھم

بوکھلائے ہوئے اونٹ

کی طرح بھنبھاتے فوج پر ایسے آپڑے جیسے برات پر ڈاکو آپڑتے ہیں۔ ہماری فوج آخر تو فوج ہی اور بہادر ہی تھی۔ اسنے جٹ پینترا کاٹ کے جھڑپ کی ٹھہرا دی اپنا بس چلنے تک ہاتھ پاؤں بھی خوب چلائے۔ مگر توبہ خدا ان ناٹیوں سے پالا نہ ڈالے۔ نہ پینترے کے قدم سمجھیں نہ سلامی کے ہاتھ جانیں۔ بس اوٹھایا جیسے سڑا تڑ مارے دھما دھم۔ کمبخت انہیں نے ادھار ہند فیروں سے دھواں دھار کر دیا۔ آخر ہماری فوج کچھ جن بھوت تو تھی نہیں انسان تھی۔ بیچاری گھبرا اوٹھی اور اسنے صفائی کے ساتھ پچھلے قدموں ہٹنا شروع کر دیا اور موقعہ پاکر ایسی اڑنچھو ہو گئی کہ باغی دیکھتے ہی رہ گئے۔ آخر ہماری بہادر فوج ڈگری ٹاؤن کے قریب آکر دم لیا۔ باغیو بھی اس معرکے کی شورش اور ہماری فوج کے پسپا ہو جانے سے کہ ناحق طرف غالباً سمجھ بیٹھیں گے کہ ہزاروں نہیں تو سیکڑوں انگریز بہادر بھینٹ چڑھ گئے ہوں گے۔ توبہ توبہ۔ ہماری فوج نہ ٹھہری پچھے ٹھہری کہ بہر بچے کبھی ہاتھ میں ہزاروں بہوں ڈالے۔ اگر غفلت سے کبھی دشمنوں میں گھر بھی جاتی ہے تو اپنی جان کو اپنے قابو سے باہر نہیں ہونے دیتی۔ اب اس سے ہی لوگ اس کی سخت جانی کا اندازہ کرلینگے کہ اس ہاہو نہ ریشہ اور اس بے بسی پر ہمارے صرف ۵ بہادروں نے منہ کی کھایا۔ اور تین پولیس سپاہی جھپٹ میں آکر عدم آباد کو راہی ہوئے۔

اوپر ہی اوپر اوڑ گئے

کالا لوگ تو آپس میں ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کے لئے اعلیٰ اعلیٰ درجے کی ترکیبیں اور صفائی کی تجویزیں نکالتے ہی رہتے ہیں لیکن یورپین بہادروں کی صفائی سے خدا بچائے کہ یہ صفائی کا ہاتھ ہی پھیر دیتے ہیں چنانچہ مسٹر لارنس جو ایک مشہور انگریز ہیں۔ اور لاہور کی میونسپلٹی میں ممبر ہیں اون کے کسی حاسد نے عداوت سے یا کسی دوست نے ہنسی سے ایک فرضی گورنمنٹ میں مسٹر لارنس کی طرف سے اس مضمون کی چٹھی کر دی۔ کہ اب میں اس ڈیوٹی سے اکتا گیا ہوں۔ مہربانی فرماکے مجھے آزادی دیجائے۔ معلوم ہوتا ہے وہاں کوئی پہلے ہی ایسا مواد بھرا ہوا تھا جسنے کیا ایک اوکتا جانے کی وجہ دریافت کرنے کی بھی اجازت نہ دی۔ بس اودھر استعفا پیش ہوا کہ اودھر منظوری ہوئی اور انکی جگہ پر مسٹر گلینسی کو نامزد کر دیا۔ مزا تو یہ ہے کہ یہ صاحب عرصہ تک لاہور میں ڈپٹی کمشنر اور یہاں کی میونسپلٹی کے پریسیڈنٹ رہ چکے ہیں۔ مسٹر لارنس بہادر سول سٹیشن کمیٹی میں شامل ہوئے۔ تو اونہیں پتہ لگا کہ کسی نے اوپر ہی اوپر اوڑا دیا جسٹ اونہوں نے عرضی ڈالی۔ اور گورنمنٹ کو توجہ دلائی۔ کہ یہ کیا بچوں کا کھیل ہے۔ وہاں حیرت سر سکتہ طاری ہے کہ کسی کی موقوفی بچوں کا کھیل نہیں تو کیونکر ہنسی مکر بچوں کا کھیل ہو جاتا ہے۔ یہ یاد دلگی ہے استعفا کی بابت نکتہ چینیاں ہو رہی ہیں کہ یہ کونسی شریف حرکت ہے؟

معرکہ آرائی

واہ ری رحمت کہ نوچندی بھی پھیکی پڑگئی

عندلیب خوشنوائی بوستانی بلبل شناخسا
معانی غنچہ رضوان نامہ نگاری ۔ زیبائش گلستان
اخبار ہی میاں پنچ بلکہ پنچون کے پنچ ۔ گرچہ اگرچہ
پنچون پنچ کے سرپنچ زیادہ ہو پنچایت تمہاری
[illegible] عت نہاری ۔ بلے لیکر سلام علیکم
لیکم سلام ۔ بت لیکر سلام سارے بہائی ۔ یہ سلام
[illegible] کا استرک ۔ بلے یہ پنچ اقدس
سے جان پنچ خشاب [illegible] ۔ ارے بھائی یہ کون
[illegible] جو بڑی [illegible] کی طرح لڑنے
[illegible] کرتا ہے ۔ ابی جناب ہم خوش میں ہو
ہوتا ہوں ۔ ہم میاں [illegible] خان ۔ ارے
بھائی کون گوبڑخان ۔ تو میاں کیا گوبڑ ہی
مچاؤگے ۔ جانے تم تو ماشے ابی [illegible] بتاتے
[illegible] ۔ چنانچہ [illegible] میرا [illegible]
[illegible] ۔ میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۔ اچھا
بھائی کہو کہ دون ۔ ہاں کہو کیا مجھے ہی
ارشاد ہے ۔ کیا بالکل سب ہی دون ۔ او سنو
پھیکی پڑگئی ۔ کیا نما دانی کی وہ [illegible]
پڑگئی نہیں جناب ۔ کیا مرزا حیرت کی [illegible]
[illegible] وہ آب نہیں ۔ جناب کیا [illegible] وہی کی [illegible]
نہیں جناب ۔ کیا کسی [illegible] معشوق کے حسن

وجمال کی آب و تاب پھیکی پڑگئی ۔ نہیں جناب
کیا سروالیسی تحریک ۔ لی گرمائی ۔ نہیں جناب ۔
تو میاں کیا پھیکی پڑگئی ۔ کچھ منہ سے بولو گر
سر سے کھیلو گے یا نہیں ۔ ورنہ ایجاب
اپنی ہول خلیلگے سے ابی ابی او گلوا میں گئے ۔
تو بس جناب آپکی تو زبردستی ہوگی ۔ میں
پہلے ۔ رپٹ لکھواون ۔ ارے بھائی ہوش میں
ہو یا ابھی غفلت میں سرشار ۔ کیسی رپٹ ۔
کیا کسی نے مارا ۔ اون ہوں ۔ تو پھر رپٹ
لکھواؤنگا کہ پنچ صاحب زبردستی ہمارے
دل کی بات چھین لینے کو آمادہ ہیں ۔ سمجھے
ابھی مخالفت کیا میں گرفتار ہوں اور ابھی
بس چھٹی تو قہر تمہاری دم میں خدا ۔
تم بھی عجب ۔ لوان جرمیون کو لڑکے لیکر ۔
دور سیدھی طرح سناؤ ۔ اچھا تو سنو نوچندی
کی وہ آب و تاب پھیکی پڑگئی کیسے ۔ نوچندی
میرٹھ میں ہوتی ہے نا ۔ اچھا پھر وہ سڑک
اعظم پر ہوتی ہے ۔ آٹھ دن رہتی ہے ۔ ہر
چہار طرف سے سوداگر آئے تھے ۔ ہر قسم
کا مال لائے تھے ۔ مختصر سا عجائب خانہ بھی
بنا تھا جسکے تین درجے تھے ۔ اول درجہ میں
گاڑیاں وغیرہ ۔ دوسرے درجہ میں
خوشطیان فانوس وغیرہ ۔ تیسرے درجہ میں
کلین وکپڑا وغیرہ تقریباً روساء کی خیمے
بھی استادہ تھے ۔ گھوڑ دوڑ و آدم دوڑ
بھی ہوتی تھی ۔ آدم دوڑ نہیں بلکہ تو تو
نورانٹ ۔ ہر قسم کے عمدہ گھوڑے گھوڑیاں
فرنگی سکے سے آئے تھے ۔ جعفری بازار
قابل دید تھا ۔ ہر دوکان ہزاروں کا مال
تھا ۔ جعفری بازار میں گیس کی روشنی
تھی ۔ جعفری بازار سے گذر کر طوائفوں کے

خیمے استادہ تھے ۔ نقارہ گرنیاں اون کو دو گھڑی
بجاتے تھے ۔ نقارہ بازیگاں اون عام تھا ۔
خیمہ پر خورد و بزرگ کا اثر دحام تھا ۔ سڑک جنگل
پر سفالگرون کی دوکانیں تھیں ۔ اندر کی
طرف تماشہ والے تھے ۔ گرگٹ کی طرح ہرساعت
نیا روپ بناتے تھے ۔ سفالگرون سے خوانچہ
والون تک ٹیکس قائم تھا گر بازار کی کشادگی
کم تھی اوسمیں آدمی گھوڑا گاڑی ۔ گھوڑے
اٹکے کیسیکیں باقی تھیں جس سے محمد رش تھا
رہتی تھی ۔ چنانچہ میاں پنچ صاحب ایک بڑا
غضب ہوا کہ ایک حسین لڑکا سن تیرہ سالی
کا تھا ۔ جعفری بازار میں سیر کر رہا تھا کہ
ایک رئیس صاحب گھوڑا گاڑی لئے ریاست کی
شان جتاتے آئے ۔ گھوڑا بگڑا ۔ صاحبزادہ صرف
سے نرا لڑکا ۔ دولتی جھاڑی ۔ غریب لڑکے
کے شانہ پر پڑی ۔ ہڈی فوراً ٹوٹ گئی ۔ بس
پنچ صاحب ایجانب کے واللہ باللہ جو اس
غائب غلہ غضب ستم الم ۔ اوس بچارے
کی اچھی نمایش ہوئی ۔ جمعرات جمعہ ہفتہ
تین روز میلہ کے زور شور سے تھے مگر ان
ایام میں خدا کی رحمت (بارش) ایسی نازل
ہوئی کہ نوچندی کی آب و تاب کو پھیکا ہی
کرکے چھوڑا ۔ سوداگرون کا زیادہ نقصان
ہوا ۔ سرکار نے نعم البدل یہ کیا کہ نمایش
میں دو دن کا اضافہ فرمایا تاکہ کچھ اسباب
فروخت ہوجائے ۔ بھیگا ہوا مال سوکھ جائے
فی الواقع ہمارے کلکٹر صاحب جناب مسٹر
کاب صاحب بہادر دام اقبالہ کا حسن انتظام
قابل تعریف تھا

بقلم

غضب کا شعلہ از مواندہ (میرٹھ)

دہوکے کی ٹٹی

یا رجے پنچ بہادر بہت کچھ کہہ کر سُن
اپنا منہ تو بیٹھے تاب کے بعد حاضر ہو جاتے
ہین۔ پیسے حاضر و درج کر لیتے ہو اور چند روز
رخصت۔ واہ حضرت یہ خوش وخشکہ زمانہ
پر صورت زیبا جو نظر بہی آتی تو بالکل خشکہ ہی
خشکہ۔ بہی زمانہ کی چالبازیون سے وہ ناکو
مین دم آگیا ہے۔ کہ من دام ودانہ دل این
یارون نے وہ وہ خوشنما و دلفریب دام فریب
بچہا رکھے ہین کہ انسان تو انسان اجی فرشتہ
بہی دام مین نہ آجائین تو مین بے دام کا
غلام ہو جاؤن۔ کیسا دام فریب۔ کس نے بچھایا
کن دام مین آیا۔ کچھ مفصل بیان کرو۔ بڑے
پر کی نہ اڑاؤ۔ اللہ اللہ حضرت کیسو انجان
دنیا مافیہا سے بیخبر نظر آتے ہین جیسے حضور
کو کچھ معلوم ہی نہین۔ ہمکو تو سب کچھ معلوم
ہے۔ مگر کسیکے دل کی بات جان لینے مین کشف
کی ضرورت ہے۔ اور کشف ہوتا ہے پیرون
کو۔ اور مین نہ پیر نہ مرید۔ پہر مجھے تمہارے
دل کی باتون کی کیا خبر۔ نہین خبر ہے تو اب سنو
دواؤن کے اشتہار کی وبا جتنی ہندوستان
مین پہیلی ہوئی تہی۔ اور اس وبا سے عام ہر
جتنی مخلوق خدا مبتلا ہو کر جان بحق تسلیم
ہو رہی تہی اور ہو رہی ہے اور آیندہ ہونیکا قرینہ
ہے۔ وہ تو ہے ہی۔ اب ایک دوسری وبا
اور پہوٹ پڑی ہے۔ وہ یہ کہ کتابون کو
بیچنے کا اچہا ڈہنگ یارون کو ہاتھ آگیا ہے
اب یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ کہ آجکل کے
اشتہارون مین دو دام قیمت کے لکہے جاتے
ہین۔ ایک مین اصل دوسرے مین رعایتی اور

رعایت بہی اسقدر زیادہ کہ گویا کوڑیون کے
مول بیچے ایک روپیہ کی کتاب ۳ مین ہو گئی
ہین کہ سستے دام دیکہکر لوٹ پڑتے ہین
لیکن جب کتابین آجاتی ہین تب پچہتاتے ہین
نقصان مایہ کے علاوہ شماتت ہمسایہ بہی
مین نصیب۔ اب اسکا اندر راز کیا ہے۔
اسے میکر مین دکہلانا چاہتا ہون۔ بعض بے ایمان
مشتہر تو یہ کرتے ہین کہ اصل قیمت ہی کو
سہ چند و چہار چند بڑہا کر لکہتے ہین۔ اور رعایتی
قیمت کے خانہ مین اصلی قیمت بلکہ اس سے
کچہ زائد ہی لکہدیتے ہین۔ اور بعض ناعاقبت
اندیش اسپر اور بہی طرہ یہ کرتے ہین کہ کاغذ
و چہپائی وغیرہ ایسی گندی اور ستیاناس
اپنی مشتہرہ کتابون کے لئے مخصوص کر رکہی
ہین کہ وہ کتابین منگوانے کے بعد انسان
اسے کچہ فائدہ نہین اوٹہا سکتا ہے انکی
صورت ہی دیکہکر پڑہنے کی آئی رغبت
بہی زائل ہو جاتی ہے۔ اور وہ کتابین ٹوکری
کے حوالہ کر دیجاتی ہین۔ زیادہ رونا تو اسکا
ہے کہ بعض ایسے کارخانون نے بہی کہ جنپر
قوم کو پورا وثوق ہے۔ اور ہندوستان
مین سربرآوردہ ہین اپنی بعض کتابون
کی اصلیت کو چہپا کر پبلک مین پیش کیا
ہے۔ مثلاً حمیدیہ ایجنسی لاہور
کی مشتہرہ رعایتی قیمت کی بعض کتابین
بہی کاغذ و لکہائی و چہپائی مین نہایت
ہی ناقص نکلین۔ اس کارخانہ سے منگائی
ہوئی ایک کتاب فتوح آف اسلام میرے
سامنے موجود ہے اسکی اصل قیمت دو روپیہ
اور رعایتی ایک روپیہ ایک آنہ ہے۔ مگر
مجہے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہ

کتاب جس صورت سے نکلی ہے تو دیکھ کر پڑھنے
والے کا دل ہی مین رہ جاتا ہے۔ جب پڑہنے
کو اوٹہاتا ہون تو کاغذ کی گندگی اور
لکہائی چہپائی کی خرابی واللہ ایک سطر بہی
آگے بڑہنے نہین دیتی۔ کاش اسکی قیمت
دو ہی روپیے لیجاتی مگر پڑہنے کے لایق
آتی۔ موجودہ صورت مین تو آٹہ آنہ
قیمت بہی گران ہے۔ یہ حال ہے آجکل کی
اشتہاری کتابون کا۔ ہر کتاب کے سامنے
اوسکی تعریف مین ٹوکرےون مبالغہ آمیز
الفاظ۔ سون جہوٹی تعریف لکہی رہتی ہے۔
کہ ہر شخص اوس مقولہ کو بہی بہولجاتا ہے کہ زر دادیم
لعنت و گران بخت۔

زیادہ رونا تو اسبات کا ہے کہ اس قسم
کے دغا و فریب کے پیشہ مین زیادہ تر ہندوستانی
ہی مبتلا ہین۔ اور ہندوستانی مین بہی زیادہ تر
مسلمان۔ اور یہی وجہ ہے کہ سب سے زیادہ یہی
قوم نکبت و افلاس مین مبتلا ہے۔ راستی
موجب رضائے خداست کس ندیدم کہ گم شد
از رہ راست۔ چاہیے راستی اختیار کرو
تو منزل مقصود تک پہنچو گے۔ کبہی دغا و
فریب سے بہی کسی کو فلاح ہوئی ہے۔ للہ
خدا کے لئے ان عادتون کو چہوڑو۔ دیکہو
جو قومین ترقی یافتہ ہین وہ اپنی سچائی
کی بدولت ہین جن کو تم اپنا پیشرو ہو۔ بہی
پنچ بہادر اتنے مین رخصت چاہتا ہون۔ اور
امید کرتا ہون کہ میرے لکہنے سے متاثر ہو
قوم روپیہ وصول ہو گی۔ اور جہوٹے فریبی
اشتہارون مین صداقت آجائیگی۔ وما
علینا الا البلاغ۔

راقم ہمدرد قوم دلی

ایک آفت سے تو مر کے ہوا تھا جینا
پڑ گئی اور یہ کیسی مرے اللہ نئی

مسٹر پنچ بہادر ۔ تسلیم ۔ پروردگار عالم نے دین اسلام کے پانچ رکنوں میں سے ایک رکن حج ایسا مقرر کیا ہے جسپر اسلام کی بنیاد قایم ہے اور قانون شریعت نے اوس کے لیے ایک ایسا بادشاہانہ لباس ہے جسکو دوسرے لفظون مین عدل کے ساتھ تعبیر کر سکتے ہین کہ جہان شاہ اور گدا دونون مساوات کا مرتبہ رکھتے ہین اور جس فرض کے حکم خدا ادا کرنے کے لیے پہلے میدان مین کفنی جسکا دوسرا نام شریعت غرانے احرام رکھا ہے گلے مین ڈالے ہوئے اعلی سے اعلی شاہنشاہ اور ادنی سے ادنی فقیر اس قہار برحق اور جبار مطلق کے آگے سر تسلیم خم کیے ہوئے نظر آتے ہین ۔ اور جوش قلبی محبت دل سے اپنی پیاری دلکش آوازون مین معبود حقیقی کو گویا حاضر و ناظر سمجھکر لبیک بار بار کہتے ہین اور یہ وہ سین ہے کہ جسکو دیکھکر اسکی کبریائی اور خدائی کا نقشہ ہر فرد بشر کی آنکھون مین پھر جاتا ہے ۔ اوسکی قدرت کاملہ زبان حال سے پکار پکار کر غافل سے غافل کو بھی چونکا کر کہتی ہے کہ یہ اوس احکم الحاکمین کا اعلی دربار ہے جہان بچے سے لیکر جوان اور جوان سے لیکر بوڑھے تک خواہ ہفت اقلیم کا بادشاہ ہو خواہ نان شبینہ کا محتاج ہو ۔ مگر میزان کے پلے مین دونون برابر اوترتے ہین ۔ چھوٹائی بڑائی کا امتیاز نہین رکھتے ۔ اور جس مبارک سفر کے نسبت ہمارے مخبر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے ابت بناوے ہے من زار تربتی وجبت لہ شفاعتی اور جس فرض کے ادا کرنے کے شوق مین زائرین حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا و تعظیما اپنے سر اور آنکھون کو قدم بناکر ہزارون منزلین طے کرکے بمبئی مین جسکو باب مکہ کے ساتھ نامزد کرتے ہین پہنچ جاتے ہین اب یہان کی کیفیت اور حالت دیکھکر ہمارے اسلامی بھائیون اور قومی خیرخواہ کو نہایت افسوس ہوتا ہے ۔ بیچارے حاجیون کی مسافرت کی تکلیفین دیکھ دیکھ کر آٹھ آٹھ آنسو رونا پڑتا ہے ۔ بیکس اور درماندہ مسافر ایسے میدانون مین بلبلاتے نظر آتے ہین کہ الامان والحفیظ ۔ راتکو سردی سے پالا پڑتا ہے ۔ اور دن کو آفتاب عالمتاب کی تیز تیز کرنین گرمیان دکہاتی ہین اور بے اختیار زبان پر یہ شعر آجاتا ہے ۔

دن کو دھوپ اور رات کو سردی
بھاڑ مین جائین ایسی لیل و نہار

اگر رات ہے تو سردی کے مارے دن ہونیکی دعائین مانگ رہے ہین ۔ اور آفتاب ہے کہ معشوق روپوش کی طرح اپنا جلوہ نہین دکہاتا ہے ۔ اور اگر خدا خدا کرکے دن نکلا تو آفتاب نے وہ گرم مزاجی دکہائی کہ سر کا پسینہ ایڑی تک آگیا اور رات ہونیکی دعائین مانگی جانے لگین اگر دن ہے تو بیچارے غریبون کو سہارا ہے دھوپ کے شامیانے کے نہین ۔ اور اگر رات ہے تو مسافرون کی پناہ کے لیے سوائی چاندنی کے کوئی چادر نظر نہین آتی ۔ لیکن کہین تو کس سے کہین ۔ اپنے حال پر آٹھ آٹھ آنسو روکے چپکے رہجاتے ہین ۔ بمطابق شعر ؎

کون سنتا ہے فغان درویش
قہر درویش بجان درویش

ابھی ابھی چند مہینون کا ہے کہ بڑے بڑے رئیسون نے حاجیون کی رفع تکالیف کا بیڑا اوٹھایا تھا بجائے اسکے کہ سرخروئی حاصل کرتے بیچ بیچ کر خونجگر سو گھونٹ پیکر رہ گئے اور تھی داد و اسپر انگریزی اخبارون کے بعض رپورٹرون نے بچشم خود جاکر مسافران حجاز کی حالت کا معاینہ کیا ۔ اور ایک دردمند پر زور آرٹیکل اپنے اخباری صفحات کے کالمون مین لکھا ۔ لیکن کوئی اثر یا نتیجہ ظاہر نہ ہوا ۔ ابتک حاجیون کی قسمت سے اتنا تو ہمارا بھی تھا کہ وہ دور دور بیابانون رہتے تھے ۔ مگر وائے بدنصیبی کہ ایک مسافرخانہ کا سفر سن کے دلکو وہ درد ہوا جو ایک سچے ہمدرد اسلام کو ہونا چاہیے ۔ ابتک یہ معلوم ہوا کہ یہ مسافرخانہ سفر کرکے کہین منزل ہی کریگا یا سیدھا انتقال کرکے عدم آباد مین دم لیگا ۔ ہم اسبارہ مین زیادہ تر توجہ جناب ایڈیٹر صاحب پنچ بہادر کی دلاتے ہین ۔ کیونکہ اونکا پرزور مضمون گورنمنٹ کی نظر مین بڑی وقعت رکھتا ہے ۔ اور ساتھ ہی ساتھ حضور گورنمنٹ سے استدعا کی جاتی ہے ۔ وہ ضرور ان مسافران حجاز کی مصیبتون کو دور کرنے کا پورا پورا انتظام کرینگے ۔

بقلم
آزاد رو ہون اور مرا مسلک ہے صلح کل
زائر
خادم ملک اسمعیل بن حاجی قاسم

کما کھانیکو نرالے ڈھنگ

ظریف الظرفا ایک ماشہ پانگو تو دو ماشہ حرفہ
مولانا پنچ بہادر ۔ تسلیم و بندگی کی ڈالی پیش

ہماری ایک مہینہ کی دل آزار غیر حاضری سے تو بیشک تعلق ہوگا۔ اور خفگی بھی۔ اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے رنج تعلق وارادہ دل کے لئے رو رہا اتنی میں اپنی نسبت بھی کرلوں۔

پنچ پر جو ہر تو جس طرح اپنوں کو اپنوں کا خیال دل سے نہیں جاتا۔ اسیطرح تمہاری یاد میرے دل سے نہیں جاتی۔ اپنوں اپنوں کو یہی کامیسر تو مضمون لکھا ہی کہ مضمون لکھایا کا لیکا۔ مگر آپ جانتے ہیں کوئی برسات ہے اور پیسے سیر کے دام ہرائش سوداری دھوم دھام سے پہنچی تو ادھر ہمارے نزلہ اور زکام کی بلکی طمطراق سے آگئی۔ اپنی تو آتو بھگت میں کچھ ایسا پریشان و مشغول رہا کہ دوسرے شغل کے لئے ترتیب ترنگر رہ گیا۔ آج جو کچھ اوس آ بریزی میں کمی ہوئی تو بندہ نے بھی موقعہ پاکر دیدہ ریزی شروع کردی۔ اور جھٹ پٹ ایک چھوٹا سا یہ پہ مضمون لکھ ہی تو ڈالا۔ بیمار کا مضمون بیمار۔ اسلئے قابل شکایت و مذمت نہیں ہے جز تازہ۔ اور گرما گرم وجہ ہے کہ آجکل بادو بل الاصول نسخہ جس میں ہرے لگے پھلکی اور رنگت بھی چوکھا آئے۔ اور ردے میں اتھی رو کھن میں۔ ایسا ہاتھ لگ گیا ہے کہ ہمیشہ پانچوں اونگلیاں گھی میں اور سر کڑاہی میں۔ کیا معنے کہ جب چاہا شہر میں ور چار دھوم دھام کر دکھ اپنا الو سیدھا کر کے دو چار بکرے اور جتنے رنگیلوں کو شیشہ میں اوتار لیا۔ اور بیباک کو بھی کہ ایک پنچی دیکر ہزار دو ہزار روپیہ کا نشہ لیا۔ اور اشتہار دیکر کہ فلانے پنچ و فلاں روزے ایک بڑا

جلسہ ہوگا جس میں بڑے بڑے علمار زمانہ بلائے جاویں گے یہاں تک کہ وہ لوگ پہنچا اور عوام بھی جمع ہونے۔ تحصیل کا روپیہ چور مضرت کے لئے جمع ہوا تھا داخل علق ہو ہی چکا تھا۔ اور چندہ کا کوئی نظم و نسق ہوتا تو کہاں سے۔ سید ہے کا منہ کے پوری اور عقل کے کچے نواب کر ان سب مہانوں کو ٹانک کر داخل کردیا۔ آپ بخت سو رہے صبح اوٹھ علماء کے ہاتھ کٹے پکڑ کے کسی مسجد میں نماز کچھ بیان کرا دیا۔ سو اتر دو ایک روز اسیطرح عمل کرکے تمام شہر میں ڈنکا پٹوا دیا۔ کہ یوں وعظ ہوا۔ وون وعظ کا اثر ہوا۔ یون نظم مجلس عمدہ تھا۔ وون نسق دعوت بیشک تھا۔ چلئے جیسی ہوئی جت بھی اپنی اور پٹ بھی اپنی۔ خراب کی بکری کا روپیہ جب حلال ہو ہی چکا تھا تو بلا ایسے روپئے جو جو قرشی و گندم نما سے آئے ہوں کا ہیکو حرام سمجھے جانے لگے تھے۔

ہمارے پنچ بہادر اسی قسم کا ایک جلسہ گیا میں حال ہی ہوا۔ جسکی بڑی دھوم مچی ہوئی ہے۔ مگر دور کی کوڑیاں لانیوالے لال بجھکڑ یاران طریقت جہاں موجود ہوں وہاں کا کچا چٹھا پیش کرے اور بات کا مغز نکالے بغیر باز رہ سکنے ہیں یار میرے میں کیا کہوں کہ میری تو ساری آئی عقل جاتی رہی ہے۔ چکا چوندہ لگ گئی۔ میں تو حیرت و حیرت کی تصویر بن گیا۔ مولوی صاحبان کو وقت پر سوجھتی ہے کیسی دور کی جتے۔ ایک مولوی صاحب نے جو بانی جلسہ تھے وہاں کہدیا۔ کہ پنچ

فلان پنچ کی معاش رفاہ عام کے لئے کردی۔ حالانکہ اسبارہ میں میرا ذاتی علم ہے کہ وہ معاش ذاتی و خانگی غرض سے مقبول کی گئی ہے۔ لغو بیانی اور فریب دہی کی کوئی حد بھی ہے۔ اللہ تیری پناہ۔ بیچارے بڑے بڑے ذیعزت علماء کی بھی ایسے جلسوں میں بلاکر مٹی برباد کیجاتی ہے۔ انکو خود بھی آئیسے پر ہیز کرنا چاہئے۔

بس اب میرا تجربہ ہو گیا کہ دنیا کمانے کے لئے دو چار دس الفاظ منطق کے بر زبان کر لینے چاہئیں۔ اور اشٹ سنٹ بے جوڑ و قافیہ خوب چھیٹنا چاہئے۔ پھر لو پارہ ہے۔

راقم پتہ گو

ایک عجیب و غریب گلدستہ

بلند پرواز طبیعتوں کو اپنے ارمان نکالنے اور شہسواران میدان سخن سنجی کیلئے ایک لائق جولانگاہ مہیا کرنے کو ہمنے ایک گلدستہ شایع کرنیکا بندوبست کرلیا ہے۔ مگر چونکہ انسانی طبایع کا نمون اور انکی جدت پسندی انسان کو کسی ایک خاص امر مین محو و مستغرق ہونے نہیں دیتی ہمنے التزام کیا ہے کہ اس گلدستہ کو کہانے رنگ رنگ سے سجائین اور اپنے نفیس دماغ کے خیالات ناظرین کو پیش کرین اسلئے اس کے ساتھ ایک نہایت ہی اچھوتا اور نرالا ناول نکالنے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ ایک حصہ اس گلدستہ کا اسکے لئے رکھا ہے کہ قصر اسلامی کی بچی خبرین اوسمین چھاپی جائین اور اخیر حصہ اسکے لئے مخصوص ہے کہ شہر بمبئی کو جو ہندوستان کا پارس اور مختلف امصار و دیار کی تجارت کا مرکز ہے تمام تجارتی اشیا کا حال مع قیمت درج ہوکر تجارت کے شوقین مزاج رئیس لوگون کو دام فریب مین پھنسنے نہ دیگی بازار کی دلفریب اشیا انکو اوسکی دام فریب مین جو انکی اصلی اور سچی قیمت ہے۔

ظاہر ہے کہ اس گلدستہ کو ترقی اور مقبولیت کا تمغہ جبھی مل سکتا ہے کہ معقول پسند حضرات اسپر نظر التفات فرمائین۔ ہم اپنی طرف سے اوسکو تروتازہ رکھنے مین کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھینگے۔ بہت سی درخواستین تو ہمارے پاس آچکی ہین اور چند ہی درخواستون کے ہم منتظر ہین اگر یہ آگئین جنکے آنیکا ہلو یقین ہے تو انشاء اللہ سنی کی شاہ کو یہ گلدستہ قدر دان ناظرین کی دست بوسی کو مشرف ہوگا۔ معرفت [illegible]

جاسوسونکی رپورٹین

حضور ولیعہد و بیگم صاحبہ انگلستان مصر سے روانہ ہو گئے۔

ہوٹینٹ طائفہ نے جنوبی مغربی افریقہ مین ایک جرمن فوجی قافلے پر حملہ کر دیا۔ ایک جرمن افسر اور ۱۰ سپاہی ہلاک اور ۴ زخمی ہوئے۔

اوڈیسہ (روس) مین مزدورون کے دکلار کا ابتدائی انتخاب یکم اپریل کو مقرر تھا لیکن ۹۹ امیدوار آزادانہ خیالات ظاہر کرنیکے باعث گرفتار کر لیے گئے۔

ناٹال کے چند دیسی جو پولیس پر قاتلانہ حملہ کرنے کے جرم مین ماخوذ تھے، اونکو سزاے موت سنائی گئی تھی وہ ۲ اپریل کو گولی سے مار دیئے گئے۔

الجیریس کی کانفرنس نے اپنی جانب سے وکیل اٹلی سینیور مالوزی کو اسلئے فیض کی جانب روانہ کردیا ہے کہ سلطان مراکو کے روبرو کانفرنس کے فیصلجات بیان کرے۔ اور اون سے سلطان مراکو کا اتفاق حاصل کرے۔

گرے ٹاؤن (ناٹال) کا مشہور سرکش سرغنہ بمباٹا جسکے اختیارات تھوڑے دن پیشتر وہان کے برٹش حکام نے سلب کر لئے تھے اپنے متعلقین کے ساتھ پہاڑیون مین فرار ہوگیا اوسنے اب یکایک حملہ کر دیا۔ بستی مین آگ لگا دی۔ اور جب یہ سرغنہ کو اودھا بھگایا۔ ۱۲۰ سپاہیون نے اسکا تعاقب کیا ہے۔

بمباٹا کے دیسی ہمراہی سلسلۂ تار برقی کو منقطع کر رہے ہین اور گرے ٹاؤن علاقہ پر پولیس اور دیہاتی اعلیٰ افسر ونیز گولیان چلاتے ہین سکھیت تباہ کر دیے ہین اور چند آلات حرب و رسد پر بھی قبضہ کرلیا ہے۔

مقام کوریر یسی کی تاراج شدہ کان مین ایک اور مزدور کے زندہ برآمد ہونے کی خبر ملی ہے۔ اوسکا بیان ہے کہ وہ اتنے دنون برانڈی اور کافی پر زندہ رہا جو مرنے والون کے اسباب مین ملی تھی۔

ویسا ویس کا کوہ آتش فشان سخت خطرے ظاہر کر رہا ہے۔ قرب و جوار کے باشندے فرار ہو رہے ہین۔ نیپلز مین انگارے برس رہے ہین۔

ایک جبہ یہ ہوٹل کا مکان مقام ایلاک فاریسٹ مین بیٹھ گیا۔ ابتک ۴۴ لاشین اور ۱۸ مجروح پائے گئے۔

ناٹال سے خبر آئی کہ بمباٹا کے باغیون نے سپاہ پر حملہ کرکے ۵ کو زخمی کر دیا۔ تین پولیس سپاہی مارے گئے۔ جو پولیس سارجنٹ گم ہو گیا تھا اوسکی لاش دستیاب ہوئی ہے۔ حبشیون کا سردار بمباٹا کمینگاہ مین روپوش ہے اوسکی سرکوبی کو گرے ٹاؤن سے سپاہ روانہ ہو گئی ہے۔

ٹکتی فوج کے اعلیٰ افسر جنرل بوتھ نے ظاہر کیا ہے کہ وہ ماہ اکتوبر آئندہ مین جاپان جائینگے۔

مسافر خانہ اسمٰعیل حبیب (بمبئی) مین ۲۱۵ مسافر یکم محرم سے ۳۰ محرم تک آئے اور گئے اسمین ۲۰ آدمی باقی مسافر خانہ مین موجود ہین۔ ہر وقت تین سو چار سو آدمی موجود رہتے ہین۔

جیلخانہ گجرات سے ایک قیدی عورت جیلخانہ کی دیوار کو نقب لگا کر رات کو بھاگ گئی۔ پتہ ندارد۔ تلاش جاری ہے۔

بخارسٹ کے قومی تھیٹر میں ایک کھیل فرنچ زبان میں کرنا چاہتے تھے۔ اسپر ہجوم طلبہ نے وہ ہنگامہ کیا کہ فوج بلانی پڑی۔ پولیس و فوج کے ڈیڑھ سو جوان زخمی ہوئے۔ ان میں سے دو مرگئے عوام سے ۱۵۰ مجروح ہوئے۔ ان میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔

اکبر آباد کے میدان چوگان میں کرنل ٹرنر سر کے بل گرنے سے بیہوش ہوگئے۔

اکیدرا نام آگبوٹ کا ایک فرنگی انجنیر رنگون کی مولمین ندی میں ڈوب گیا۔

وکٹوریہ جوبلی ہند و ٹکنیکل انسٹیٹیوٹ لاہور میں وہاں ڈھالنا بھی سکھائیں گے۔

باب عالی نے جو خط ایرانی سفیر کو حد بندی کے متعلق بھیجا ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایران کے دعووں کے ماننے سے گورنمنٹ ٹرکی کو بالکل انکار ہے۔ اسلئے حد بندی کا معاملہ نازک ہوگیا ہے۔

بارہ بنکی۔ موضع بلوئی کا گنیش نامی ایک شخص فوت ہوگیا۔ متوفی کی لاش رشتہ دار لئے جاتے تھے مرگھٹ میں جا کر دیکھا تو کفن منڈا ہوا ہے جو گھر پر متوفی کو دیا گیا تھا۔ ہمراہیوں کا بیان ہے کہ ہم کو راستہ میں کسی قسم کی حرکت وغیرہ بھی محسوس نہیں ہوئی۔

لکھنؤ میں مسٹر کنی و میم صاحبہ گاڑی پر سے گر پڑے۔ میم صاحبہ بچ گئیں۔ صاحب بہادر کو سخت چوٹیں آئی ہیں۔

نیویارک کی بیمہ زندگی کمپنی کا سابق پریذیڈنٹ مسٹر پرکنس نیویارک میں گرفتار کیا گیا۔ اسپر سرقہ کا الزام لگایا جاتا ہے کہ کمپنی کا سرمایہ جمہوری پارٹی کے لئے خرچ کیا گیا ہے۔ ملزم نے اعلیٰ عدالت میں اپیل کی چنانچہ تا فیصلہ اپیل کے وہ عارضی طور پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

چھاؤنی دیناپور میں توپخانہ کے سائیسوں کی لینز میں آتشزدگی سے ۳۰ ہزار کا نقصان ہوا۔

مسٹر سوفٹ انجنیر ریلوے مظفرپور نے مسٹر گارڈنر سپرنٹنڈنٹ ڈاک دیناپور کی میم صاحبہ سے زنا کی بنا پر مقدمہ دائر کیا ہے۔

دفاتر گورنمنٹ انڈیا کے ملازموں کو قبل داخلہ شملہ کے بغرض انسداد طاعون ڈاکٹری امتحان کرانا ہوگا۔

عزت پاشا سکرٹری وزارت خارجیہ مصریہ جو روم کی کانفرنس زراعت میں بحیثیت نیابت مصر کی طرف سے شریک ہوئے تھے۔ کانفرنس کی کارروائی ختم ہونے پر واپس آگئے۔

کلکتہ۔ سیالدہ کے پولیس مجسٹریٹ مولوی سراج الحق صاحب کی عدالت میں ریلوے پولیس سیالدہ نے نائین خان نامی ایک مسلمان کا چالان بغیر لائسنس بندوق رکھنے کے جرم میں کیا تھا۔ مجسٹریٹ صاحب نے ملزم پر ۱۰ روپیہ جرمانہ کیا۔

تاراپد بہادر ہری موہن بوس آنریری مجسٹریٹ واپس چیرمین ہوڑہ کی لاش تالاب میں پائی گئی۔

کلکتہ کی ابراہیم سلیمان کمپنی نے اپنے دو ملازموں پر ۵ لاکھ کے عظیم غبن کا مقدمہ چلایا۔

آگرہ آباد میں جس ساہو نے ایک لڑکی کی ٹانگ پکڑ کے پٹخ دیا اور وہ مرگیا تھا عدالت میں پاگل ثابت ہوکر بری ہوگیا۔

شیواجی کا تہوار پونا میں آخر ہفتہ اپریل کو منائیں گے۔ آنریبل مسٹر کھاڑے جلسہ کے پریذیڈنٹ مقرر ہوں گے۔

حضور پرنس آف ویلز نے فارن آفس کے موتی لال گنگولی کو رائے بہادر بنایا جو ہندوستان میں حضور کے خزانچی تھے۔

سیلون میں موتیوں کی تلاش سے عرصہ ۲۹ روز میں ۱۱ لاکھ ½ ۶۶ ہزار روپیہ کی آمدنی ہوئی۔

جلالت مآب حضرت سلطان المعظم نے حکم دیا کہ آغاز سال ہجری کی تقریب پر ڈیڑھ لاکھ اشرفی اور ایک لاکھ قرش مجیدی ڈھالے جائیں۔

بنگلورہ کے ایک موضع میں سخت اولا باری ہوئی چار چار سیر وزن کے اولے تھے۔

گزشتہ نوشکی ریلوے پر متصل شیخ وصل ایک بھاری ٹیلہ پھسل کر آ پڑا۔

ترکی کا جنرل جو جنگ روس و جاپان دیکھنے گیا تھا اب بخیریت واپس آیا۔

قلمرو عثمانیہ کے مقامات بغداد۔ دمشق اور مناستر میں زیادہ جدید فوجی جہاز کشتی بازی کئے گئے۔ [illegible]

حکیم محمد عبدالمجید شیخ دہلوی مالک و ایڈیٹر نے مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار میں چھپوا کر دفتر اخبار اسی مقام سے شائع کیا۔